خبرہ قاسم الاخبار

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۴ | مورخہ ۲۱ شہر رجب المرجب ۱۲۸۹ ہجری روز چہارشنبہ | جلد ۱

لا الٰہ الا اللہ | تمہید | محمد رسول اللہ

احسان ہی خدائی دوجہانکا | منشور محمدی ہے نکلا | ہے غار قلیط نام اون کا | توریت مین شیلوکر کے آیا

ہے اک یہ صحیفۂ کرامت | درج اسمین ہی سب طرح ہدایت | ہین خاتم انبیا محمدؐ | معقول کبریا محمدؐ

شمس الاخبار لکھنؤ سے | کچھ کھلتے ہین مذہبی سکوفے | یارب یہ تیر لیے چاہتا ہون | تاثیر قبول اسمین یکجون

بی اصل ہین بی بہا ہین سب | وہ راہ خدا کے خار ہین سب | القصہ مسیحی بہائیون کی | خدمت مین ہی التماس میری

وہ شمس ہی جنکا نام اون کا | مسمور ہے پادری والا | جو کچھ کہ میری یہ گفتگو ہے | وہ سب تو تمہارے روبرو ہے

منشور یہ جب ہی نور افزا | اُس شمس کو بس زوال ہوگا | طغیانی سخن مین گر کہین ہو | نخوامی عطائے تو سمجھ لو

کیا کہتے ہین اب جناب مسمور | چلتا ہی کہین بھی مور کا زور | ہر لفظ کو غور غور سمجھو | سمجھو تا ان یکیک نہ لو بجھو

انجیل کی باتین ہین آہن | توریت کی آیتین ہین آہن | تاویل محض مین مت بھرو دم | وسعت تاویل مین ہی کیا کم

اسناد صحف کی اسمین آئین | بروجہ صحیح مین نے لائین | من مانتے پھیر پہار کب تک | اسوسیح کی گھر گہار کب تک

ایراد سے سکتے ہی یہ مقصود | عیسے کی خدائی ہووے نابود | تم گو کہ بزعم خود ہو پھولے | پھولے بھکلے بھکلے بہولے

الٰہ کی الوہیت کا چرچا | ہو جاے مسیحیون مین ہر جا | انکار و گریز جانے دو آؤ | اصرار و ستیز جانے دو آؤ

عیسے کو خدا کا بیٹا کہکر | ہون باپ جھوٹ کو سراسر | الفت کرو دشمنی کو چھوڑو | بدظنی کو چھوڑو

حضرت کو ہمارے جانین برحق | سردار جہان شفیع مطلق | منظور ہی اس سے خیر خواہی | توفیق رفیق ہو الٰہی

بسم اللہ

عقلی و نقلی ہزارہا دلیل ہین بلکہ رب العزت کی توحید اگر
آفتاب ہی دلیل کی محتاج نہین اغنی الصباح عن المصباح
یعنی صبح بے نیاز کردی چراغ سے **شمس الاخبار** تثلیث
کی تعلیم کی بنیاد کتب مقدسہ کے اوپر موقوف ہی **منشور محمدی**
تثلیث کو وجود ہی نہین تو تعلیم کہان سے اور کتب مقدسہ
پر موقوف کدہر ہے بلکہ خیال و وہم بھی اسکو پتھر مار رہے ہین
شمس الاخبار پورانے عہدنامے یعنی توریت اور
زبور و انبیا کے صحایف مین بہتیرے ایسے محاورات و اصطلاح
و اشارات ملتے ہین کہ جنکی شرح بجز تعلیم تثلیث اور کسی
طرح پر ممکن نہین **منشور محمدی** نہ توریت مین باپ
ایک خدا بیٹا ایک خدا روح القدس ایک خدا کرکے ہی نہ
زبور مین نہ انبیا کے صحف مین اگر کوئی محاورہ و اصطلاح
و اشارہ ملتا تھا تو کیون نہین گذارے گذارنیکے واسطے
کیا چیز مانع تھی ہی نہین تو گذارتے کہان سے وہ جو
کہے جنکی شرح بجز تعلیم تثلیث اور کسیطرح پر ممکن نہین
ہم کہتے ہین ہماری توحید شرح کی محتاج نہین تمہاری
تثلیث شرح کی محتاج ہوی محتاج قابل دینی نہین اب
ہم تم سے چیتے ہین کہ دے کیا محاورے اور اصطلاحات
اور اشارات ہین سو دے پیش کرو ہم اسکی ایسی شرح کرتے
ہین کہ تمہاری تثلیث کا کہین پتا بھی نلگے **شمس الاخبار**
بلکہ نئے عہدنامے یعنی انجیل برنابا اور انہی محاورات
وغیرہ کو استعمال مین لاکے تثلیث کی تعلیم کو رائج کرو **منشور محمدی** انجیل مین عقل کی پناہ تین خدا کی تعلیم

واضح نہین ہوی ہے بلکہ آسمین اپنے رسول کو بزرگی کے
کلمات سے یاد فرمائے ہین نادان لوگ اسکو حقیقت سمجھکر
گرفتاری مین پڑہ گئے اور خدائی کے معنے کچھہ بھی سمجھے
بیٹے کا لفظ اور روح القدس کا لفظ ہی ہم خدا کے مخلوق
ہین کرکے پکار رہے ہے یہہ کیسے کان ہین کہ بولنیوالا
اپنی زبان سے بیٹے کا لفظ بولنا اسکو باپ کرکے سنتا
شمس الاخبار پر چونکہ اس مقدمے مین بہت عمدہ
عمدہ تصنیفات موجود ہین **منشور محمدی** دین کے
مقدمات مین کتب آسمانی چاہیئے لوگون کے تصنیفات
کچھہ کام نہین آتے وہ تو اس باب مین کچھہ نہین بولتے
بلکہ اس کے خلاف مین پکار رہے ہین **شمس الاخبار**
مثلاً ڈاکٹر فنڈر صاحب کی مفتاح الاسرار اور حل الاشکال
وغیرہ جن مین عقلی و نقلی دونون طرح کے دلایل مشرح
مندرج ہین ناظرین اُن کتابون کو حاصل کرکے اپنی
تشفی کرلین یہان اسکا طول دینا صرف تضیع اوقات ہی
منشور محمدی ہم مفتاح الاسرار بھی دیکھے اور حل الاشکال
کا مطالعہ بھی کئے سو اُن مین سوائے واہیات کی کچھہ نظر
نہ آیا پھر عقلی نقلی دلایل کدہر سے بلکہ ہم اسکو دیکھنے سے
یہہ مضمون خوب ہا تہہ آیا ؎ کم نشد سرگشتۂ وحدت
ز جوشِ اختلاف و کثرتِ نقشِ قدم پنہان نسازد
جادہ را ۔ واہ یہہ کیسی بات ہوگی کہ آپ جسکو اپنے دین کا
مدار سمجھتے ہین اسکے طول دینے کو تضیع اوقات جانتے
ہین تنبیہ از حضرت آدم تا حضرت خاتم توحید ہمیشے

اک خدا کی بات سنتے آئے تثلیث یعنی تین خدا کر کے کوئی
نکہا اور خدا کی توحید کسی کے نزدیک سرا اور اشکال وقت
نتھی بلکہ سب ظاہرون سے اظہر اور سب آسانیون سے آسان
تر تھی اب عیسویون کے نزدیک سے ایک تثلیث نکلی
اور وہ سر اور معرضِ اشکال مہوی کر کے واسطے مفتاح یعنی
کیلی کی حاجت ہوی اور اشکال کو واسطے حل کی ضرورت
اللہ ہمکو اور سبکو تثلیث یعنی تین خدا بولنے سے دور رکھے۔
شمس الاخبار اگر اس سوال کا مطلب یہہ ہی کہ خدا
کو کسی قسم مین اپنے تین اشکار کرنے کا اختیار ہے
یا نہین **منشور محمدی** حلول ایک چیز ایک چیز مین
اُترنے کو کہتے ہین یہہ اُترنا چڑہنا مخلوق کی صفت ہی
اللہ ان باتون سے بہت دور ہے پھر اسکے جواب مین
یون کہنا کہ خدا کو کسی جسم مین اپنے تین آشکار کرنیکا
اختیار ہے یا نہین تو ہم یہہ جواب دیتے ہین کہ خدا تعالے
کی قدرت بیحد ہے اور اسکو اختیار ہے کہ اگر کسیوقت اسکو
اپنے جلال کے ظاہر کرنیکی ضرورت ہو تو وہ اسکی دست
قدرت سے باہر نہین یہہ بات لوگون کے ایمان کو خراب
کرنیکی ہے کیونکہ رب العزت کبھی کسی جسم مین اپنے تئین
آشکارا نہین کرتا جسم مین اپنے تئین آشکارا کرنا اور
جسم مین اُترنا دونون ایک ہی بات ہین اور اس بات
سے قدرت کو کیا لگاؤ کہ قدرت بیچ مین لائی گئی اور اللہ
پاک جل جلالہ کو ضرورت کب ہوتی ہے کہ ضرورت کی بات
اُسپر بولی گئی وہ ضرورت سے پاک ہی بندیکو ضرورت

ہوتی نہ خدا کو وہ خود اور اسکا جلال اور اسکا جمال اور اسکا
کمال دلایل قدرت سے ظاہر و آشکارا ہی وہ کب کسی جسم
مین اپنے تئین آشکارا کرتا اور اسمین اُترتا نہ اسمین عالم ہی
نہ وہ عالم مین ہی **شمس** اور یون بھی کہا بجائے تجھکو
جو بیچ جگت کے جانے تجھکو نہ سانگر نہ توسر مہ دان مین مانگا
صندوق مین سورکیون سماگا **شمس الاخبار** بلکہ
خدا کو یہہ پسند آیا کہ ابتداء عالم سے وقتاً فوقتاً اپنے
اپنے بندون اور نبیون پر طرح طرح پر آپ کو آشکارا
کرے **منشور محمدی** بات کرتے ہین جسم مین آشکارا
کرنے کی پھر یہان کہتے ہین اپنے بندون اور نبیون پر
طرح طرح اشکارا کرے دونون مین بیچ مین آسمان کا
فرق ہی اسطرح کے بے معنی باتین لکھنے کا کیا معنی +
شمس الاخبار مثلاً سدوم اور عمورہ کی ہلاکت کے
وقت خدای قادر نے جامۂ انسانی مین انکو اپنے بندہ
ابراہیم پر ظاہر کیا اور آنحضرت سے کلام کیا اور کبھی جل جلالہ
نے فرشتون کی صورتین آپ کو اپنے بندون پر اشکارا
کیا چنانچہ کلام پاک ایسی نظیرون سے پُر ہی **منشور محمدی**
جامۂ انسانی بہ نسبت عالم قدس کے جو ناپاک ترین لباس
ہی اسکو پاک پروردگار پہن کر اپنے پاک بندون پر
ظاہر ہونے سے بہت پاک ہی وہ ہرگز ہرگز جامۂ انسانی
نہین پہنتا اور فرشتون کی صورت مین بھی کبھی نہین آیا
کیونکہ وہ اپنے مخلوقون کی صورت مین آنے سے دور ہی
وہ جو کہے چنانچہ کلام پاک ایسے نظیرون سے پُر ہی

ہم کہتے ہین کلام پاک کسی مطلب کے سمجھانیکے واسطے ہی نہ ویسا
ہی خیال کرنیکے واسطے ابھی تمکو نظیر کا معنی معلوم نہین نظیر
کسواسطے لاتے ہین معلوم کرو اور رب العزت تعالی شانہ
کو سمات حدوث یعنی مخلوقات کے صفتون سے پاک جانو اور
ایمان حاصل کرو شمس الاخبار پر اگر اس سوال کا یہہ
مقصد ہے کہ اسکا خواہ مخواہ بلا غرض اور مقصد کسی کے
جسم مین حلول کرانا جایز ہے یا نہین تو ہم یہہ کہتے ہین
کہ نہین منشور محمدی بندے کو غرض و مقصد ہی خدا کو
نہ غرض ہے نہ مقصد ہی وہ اس بات سے پاک ہی تو اسکے
جواب مین یون کہنا کہ غرض و مطلب کے وقت مین حلول
کرتا اور بلا غرض و مقصد حلول نہین کرتا یہہ خدائی
کا معنی نہین پہچاننے کا سبب ہے شمس الاخبار
کیونکہ تا وقتیکہ کوئی مقصد عظیم ایسا نہو کہ جسمین اسکا
جلال اسطور پر بخوبی آشکارا ہو تب تک وہ ہرگز
صورت انسانی کو اختیار نہین کرتا یہہ کچھہ ضرور نہین ہے
کہ وہ ہر شی مین حلول کرتا پھرے منشور محمدی
خدا کو نہ مقصد ہے نہ مطلب جو کسی مطلب کا طالب ہووے
اور اس مطلب کا محتاج ہووے پس تیسرا وہ عام چیزون
مین حلول یعنی اُترنے سے پاک ہی ویسا ہی خاص صورت
انسانی کو اختیار کرنیسے دور ہی اللہ کی پناہ ایسے برے
معتقدون سے شمس الاخبار تمکو لفظ حلول کے معنے
انسان کے محاورے کے موافق ہرگز خدا تعالی کی شان مین

اِستعمال نکرنا چاہئے منشور محمدی جب ہمکو حلول
کے معنی انسان کے محاورے کے مطابق خدا تعالی کی شان مین
مین اِستعمال نکرنا چاہئے تو حلول کے سوال کے جواب مین یون
کہنا کہ اگر اس سوال کا مطلب یہہ ہے تو جایز ہے اور درست
قدرت سے باہر نہین اور اگر اس سوال کا مطلب وون ہی تو
جایز نہین بھی نچاہئے بلکہ اسکو پہلے پہل ہی رد کر دینا
چاہئے شمس الاخبار جب خدا کسی انسان پر اپنا جلال
و کمال آشکارا کرتا ہے تو ہم یہہ کہتے ہین کہ خدا کا تخت اس
انسان کے دل مین قایم ہے منشور محمدی رب العزت
تعالی شانہ کا جلال و کمال انسانون پر آشکارا ہونیکا معنی
خدا کا تخت اُس انسان کے دل مین قایم ہے کرکے کرنا
ایک بے معنی بات ہی کبھی اُن لفظون کی دلالت اس معنی
پر نہین شمس الاخبار پر اس کہنے سے یہہ مراد نہین ہے
کہ خدا تعالی اسکے جسم مین حلول کر آیا روحانی باتون کو
انسان کی کج فہم اصطلاح کے لفظی معنی مین سمجھکر ذات پاک
کو بجس صورت تو نمین شامل کر دینا نچاہئے منشور محمدی
دروغ گورا حافظہ نباشد وہ کیا تھا جو کہے مثلاً سدوم اور
عمورہ کی ہلاکت کیوقت خدای قادر نے جامۂ انسانی مین
اپنکو اپنے بندے ابراہیم پر ظاہر کیا کیا یہہ بجس صورت تھی اور
کہے تا وقتیکہ کوئی مقصد عظیم ایسا نہو تب تک وہ ہرگز صورت
انسانیکو اختیار نہین کرتا کیا یہہ بجس صورت تھی اور پاک صورت تھی
کیا روحانی بات ہو یا جسمانی بہ نسبت عالم قدس کے ایک ہی ہین کیونکہ

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد قاسم غم کے چھپا

یار قند

مسٹر ویلیٹ صاحب بہادر سیاح نی اپنی سفر نامہ مین جو یار قند
کے حالات لکھے ہین وہ بہر اطلاع ناظرین درج اخبار ہوی ہین
یار قند مین اکیسو بیس ملا ہین اور ہر محلہ مین ایک مکتب ہی جہان
قرآن مجید پڑہایا اور یاد کرایا جاتا ہے الفضال مقدمات
فوجداری و دیوانی قاضی صاحب کے رای پر رہتا ہے اس
وجہ سے وہان کے لوگ قاضی صاحب سے بہت درتے ہین
جب وہ کسی محلہ مین گذرتے ہین تو لوگ چپتی بہر تے ہین
اور ایک قاضی القضاۃ ہین جو حکم قصاص صادر کرتے ہین
اور احکام شرعی کے خاص و عام پابند ہوتے ہین جو مسلمان
جماعت سے نماز ادا نہین کرتا ہے یا بلا عذر روزہ نہین
رکہتا ہے وہ سزا پاتا ہے اور چوری کرنے مین ہاتھ کاٹا
جاتا ہے زنا مین دُرے لگتے ہین قاضی صاحب نہایت
پابند شرع ہین شبانہ روز مصروف جزای اعمال خلایق
رہتے ہین فقط + دبدبہ سکندری

قیدیان مراد آباد

بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج وقت شام الہ آباد سے
تار پر خبر آئی کہ آج مقدمہ قیدیان دایم الحبس مفسدہ محرم
ہائی کورٹ سے فیصل ہوا - مرزا استظار بیگ کیو اسلی
صرف ایک سال کی قید رہی اور کلن ملازم قاضی صاحب
بالکل چھوٹ گیا - اور منان ہای دوش برس کو اور
سفدر خان خلیفہ قاضی صاحب چار برس کو - رہا اور ان
کا ابہی معلوم نہین ہوا مگر امید ہی کہ ان کا بہی انصاف

ہوگا چونکہ اخبار ختم ہو چکا ہے ہفتہ آیندہ کو تفصیل
مفصل لکہی جایگی فقط + "

اشتہار والی رامپور

بمعائنہ اخبارات دریافت ہوا کہ بعض بعض اشرار نی یہ
امر مشتہر کیا ہی کہ جناب فیضماب معلی القاب حضور نواب صاحب
بہادر والی ملک رام پور نے اشتہار دیا ہی کہ جو شخص
ساکنان اکناف و اطراف سے عازم سفر مکہ معظمہ ہوگا اس کی
اعانت از قسم ادویہ از جانب سرکار رام پور سے کیجاویگی نظر بر شہرت
مذکور اکثر اشخاص نے عرایض اپنی ارسال سرکار کین جو کہ یہ
امر سراسر لغو بی اصل محض ہے نہ اس سرکار سے کوئی
اشتہار دیا گیا نہ یہہ منشا سرکار کا ہے کہ کسی شخص غیر
ملازم خواہ ساکنہ رامپور خواہ دیگر بلاد کو اپنے ہمراہ اس سفر
مین لیجاوین لہذا حسب الحکم حضور فیض گنجور یہ اشتہار
دیا جاتا ہی کہ جملہ اشخاص اس امر بی اصل کو سراسر شعبدہ
بازی اور ابلہ فریبی اصحاب شعبدہ باز کی یقین جانین اور
اپنی عرایض اس بارہ مین ارسال نکرین کہ سرکار کو
کسیطرح سے اپنی ہمراہ لیجانا غیر ملازم کا منظور نہین ہی

منشور محمدی کا مژدہ

ہم تقریظ مندرجۂ ذیل جو حسب تجویز و ایمای جناب مولوی
خدا بخش خان صاحب مہتمم و مالک مطبع گلزار احمدی اخبار
ہفتہ وار منشور محمدی کے نسبت
درج ہوی ہے کمال شکر گذاری اور رغایت ممنونی سے
واسطے بہتر حظ ناظرین منشور محمدی کے درج اخبار کرتے ہین

تقریظ

براخبار منشور محمدی من نتیجہ افکار فاضل عدیم المثال سخنور نازک خیال جناب مولوی فدا علی صاحب عیش دیٹر روز ناچہ لکھنؤ سلمہ المتعال - وہو ھذا -

---

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ؛ آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید ؛ ہر فرعونی را موسیٰ ہم بہر مثل کو مدت سے سنتے تھے مگر مصداق اسکا معلوم ہوتا تھا یہ بات تو بیشک ہے کہ ؎ ہر عمل اجرے دہر کردہ جزای دارد + جو شخص جیسا کام کریگا ویسی ہی پاداش مین مبتلا ہوگا بڑا بول قاضی کا پیادہ مشہور ہے لاف زن کا سر نیچا ہوجاتا ہے یہہ دستور ہے اب اس بات کا تجربہ ہمکو شمس الاخبار سے جو باہتمام پاوری مسمور صاحب لکھنؤ مین طبع ہوتا ہے ہوا جسمین پاوری صاحب اہانت دین اسلام کی درج کیا کرتے ہین اور اسی غرض خاص سے اوسکی شیوع مین کوشش کرتے ہین آخر اس تعصب مذہبی نے اپنا رنگ دکھلایا یعنی ایک اخبار نادر روزگار انتخاب دیار و امصار عیرت گلزار رشک بہار محسود انام منشور محمدی نام کو مد مقابل بنایا مخفی نرہے کہ یہہ اخبار عالیوقار چامراج پریس واقع معسکر گلور من ہمارے شفیق دلی نجب قلبی دوست صادق حبیب موافق عالی تبار منشی احمد قاسم متخلص بغسم صاحب قاسم الاخبار سلمہ اللہ الغفار کے اہتمام سجدہ آور اشرظلم پسندیدہ سے چھپتا ہے جو عنقریب مغرب تیغ جہانگیر رو شمس الاخبار سے ہفت اقلیم کو مسخر کرلیگا جب تک شمس الاخبار سے اپنا

کلمہ نہ پڑہوالیگا بڑے بول کے جواب دندان شکن سے خاموش نرہیگا ؎ کلمہ پڑہین گے دونون میرے خانہ جنگ کا + نزاع کمان ہوا سمین کہ طوطا تفنگ کا + ہم صاحب شمس الاخبار سے استفسار کرتے ہین کہ آپ نے اپنے اخبار کو اس نام سے کیون موسوم کیا ؎ برعکس نہند نام زنگی کافور + ہم سمجھتے تھے کہ آپ مسیح الاخبار نام رکھین گے یہان یہ بالعکس ظہور مین آیا مصنف اور موجد کا دستور قدیم سے چلا آتا ہے کہ جب کوئی کتاب تصنیف کرتا ہے یا کوئی ایجاد تازہ کرتا ہے تو اسکی اصل مضمون اور منشا رخاص کے موافق یا علت غائی کے اعتبار سے کتاب یا اوس ایجاد جدید کا نام رکھتا ہے جسکو صنعت براعت الاستہلال کہتے ہین اور اگر یہ بات ہو تو خیر اور کسی وجہ سے مناسب نام رکھین المختصر ہم اس اخبار بے نظیر کے جاری ہونے کے اشتیاق مین مدت سے مثل مرغ قبلہ نما بیقرار تھے اور صبح سے تا شام ہمہ تن چشم انتظار تھے بقول خواجہ حیدر علی آتش مرحوم ؎ وعدہ خلاف یار سے کہو پیام بڑا نکہونکو روک دی گئی ہوا انتظار کا + اسی حالت انتظار و بیقراری مین لبغارمھدر الذکر جبکی آمد آمد کا آہتہ آہتہ کئی بار ہم درج اخبار کرچکے تھے آیا الحمد للہ کہ منشور محمدی نے جہان باکمال دکھایا حروف پر ٹکٹکی بندہ گئی یہ نخر آتش کا بڑی مگر مگر می ہے زبان پر تو یا ؎ اسقدر اکہین مری محو متجلا ہوگئین + پتلیان پھرا کے آخر سنگ ہوگئین + حقیقت مین صاحب قاسم الاخبار نے

دلایل قطعیہ اور براہین عقلیہ ونقلیہ سے شمس الاخبار کی خوبی دیدہ
فرمائی یہ دولت غیر مترقبہ اونہین کے ہاتہ آئی الحق این
سعادت بزور بازو نیست + تانہ بخشد خدائے بخشندہ +
ہمکو اپنے معاصرین سے امید واثق ہے کہ اخبار موصوف
کی تائید واعانت مین جسطرح ممکن ہو مومد رہین اور اپنے ناظرین
اخبار سے بہی ہمکو ایسی ہی امید کامل ہے ہم بدل مژدہ رسان
ہین کہ مالک دہستم روزنامچہ لکھنو گویا منشور محمدی کے ایجنٹ
ہین جن حضرات کو اخبار موصوف کی خریداری منظور ہو منشی
خدا بخش خان صاحب مالک دہ روزنامچہ لکھنو کی خدمت مین
درخواست خریداری ارسال فرماوین انشاء اللہ تعالی خان
صاحب موصوف کے ذریعہ سے اخبار مذکور عشرہ دار ان
لوگون کی خدمت مین پہونچا کریگا اور قیمت اسکی سے روپیہ
سالانہ پیشگی علاوہ محصول ڈاک ہے اور جن صاحبون
کو کوئی مضمون ترویج شمس الاخبار کا منشور محمدی مین
طبع کرنا منظور ہو وہ حضرات اوس مضمون کو بشرطیکہ
کلمات فحش وغیرہ کے جیسا کہ شمس الاخبار مین ہوا کرے
شوق سے خانصاحب ممدوح کی خدمت مین روانہ کرین
اونکے ذریعہ سے بنگلور مین درج اخبار ہو جائیگا اور جس
شخص کو ملاحظہ کرنا منشور محمدی کا منظور ہو وہ دفتر
روزنامچہ لکھنو مین آکر اوسکی معائنہ سے مسرور ہوا کرے
کہ بالفعل فقط ایک صحیفہ اخبار موصوف کا اونکے پاس
لکھا ہے اب آخر مین ہم چند اشعار مدح منشور محمدی مین
مثنوی کے طور پر درج اخبار کرکے ضیافت طبع ناظرین

باتمکین کرتے ہین کہ۔ طوابہ تنہا نبایست خورد۔

مثنوی

منشور محمدی جو آیا — چوما اوسے انکہہ سے لگایا
ہمنام جناب مصطفے تہا — تعظیم کو مین جگہ سے اٹہا
اخبار ہے یہ عظیم وبرتر — لے نام ولا درود پر ہر
تحریر کرون جو مدح اسکی — کیا منہہ ہے مرا زبان میری
ہر صفحہ ہے گلشن نگارین — ہر ایک ورق بہار آفرین
ہر حرف ہی دلکش ودلاویز — برش ہین مثال خنجر تیز
ہر حرف ہی صاف ہی یہ روشن — اوپر لہے کسی دولہن کا جوبن
ہر مد ہے کمان چرخ گردان — ہر دائرہ آفتاب تابان
حرفون مین بہری ہی کیا الہی — معراج کی رات کی سیاہی
کاغذ ہے سفید ایسا پرنور — جسطرح جبین وعارض حور
خوشبو حرفون مین یون ہی دکہو — جسطرح سے مشک مین مہک ہو
معنی لفظون مین یون ہین پنہان — ظلمات مین جیسے آب حیوان
کاغذ پہ حروف کی سیاہی — اس بات کی دیتی ہے گواہی
نکلی ہی پری بنا کے باہر — سکہلاتی ہی بال اپنے بکسر
ہر بین سطور مین برابر — لہرین لیتی ہے نہر کوثر
ناسخ یہ ہوا ہے اوسکا تیار — منسوخ ہے پادریکا اخبار
منشور محمدی ہے نکلا — شمس الاخبار کو ان لیگا
انصاف یہ کہہ رہا ہی مجسم — مضمون عمدہ جواب اچہے
منشور محمدی کا غل ہے — روشن ہی چراغ شمس گہر ہے
اللہ نے روز یہ دکہایا — اب وقت زوال شمس آیا
جی بہر دعا مین عیش وخوشی — اللہ اسی ترقیان دے

مراسلہ

بخدمت مہتمم اخبار منشور محمدی -

بعد ما وجب - شمس الاخبار کا اک پرچہ مطبوعہ پنجم اپریل میری نظر سے گذرا - اسکی حیرت افزا مضامین اور پریشان خیالات جہان تک میری نظر مین آئے ایسی نامربوط اور غیر مرتب پائے گئے کہ مین گمان نہین کرتا کہ کوئی صاحب دانش و بینش ایسی کلمات سے متفوہ ہوگا جسکی نہ ضابطہ کلام کے اصول پر مبنی ہو یا کوئی ذی بصیرت اور صاحب شعور ایسے باتین کریگا جنمین باوجود ادعائی ترک تعصب ایسی کوتہ نظری کام مین لاویگا جس سے اسکی راستبازی اور صداقت شعاری مین نہایت مرتبہ کا خلل بلکہ گفتگو کے طریق مین بھی نقص پایا جاوے -

آپ متعجب نہ فرماوین کہ مینے اس مسیحی متکلم کے کلام کو جسنے محرم اسلام کے ذیل مین کئی ایک ایراد غیر وارد لکھی ہین کچھ برا کہا - کیونکہ اس بات کو ہر اک عاقل تسلیم کریگا کہ گفتگو کی بنیاد دو ہی باتون پر ہوتی ہے یا اپنی اصول موضوعہ پر یا طرف مخالف کی مسلمات پر - ورنہ بی ربط کلام اور بی معنی تقریر کس مرتبہ اصلی آدمیت اور حقیقی انسانیت کے خلاف ہے جب ہم شفاعت کے مسئلہ پر نظر کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر ایام جاہلیت مین عرب کے بت پرستون اور اور ملک کے باطل عقیدہ والون مین خصوصًا و مان کے عیسائیون مین اس عقیدہ کی عظمت تھی اور جسقدر لوگ اسکو اپنی نجات کا منحصر علیہ سمجھکر آلہہ اور ملائکہ اور ہواتف کو اپنا شفیع مانتے تھے اسیقدر ان کے علی الرغم اس اعتقاد کو شریعت اسلامی مین باطل اور غیر ضروری قرار دیا ہے علاوہ بریں پرستون کے خیالات سے انکی معتقد علیہ شفیعون کی قرب تامہ اور قدر و منزلت کو خوب مٹایا ہے اور در اصل ایمان اور عمل صالح کو منجی ٹھہرایا ہے اور اسیکو باعث حیات جاودانی اور اسیکو موجب سرمدی زندگانی فرمایا ہے انی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا ثم اهتدى (ط) من عمل صالحا من ذكر او انثى وهو مؤمن فلنحيينه حيوة طيبة (ط) وان الدار الاخرة لهى الحيوان (مکتوب) مگر مسیحیون کے عقیدے مین یہ ہے کہ بغیر اک شفیع نجات ممکن نہین اور اس شفیع کو بھی ایسے بیعقلی کے قیدون سے مقید کیا ہے کہ اسکا بھی ہونا ممکن نہین - جب دونون عقیدون مین فرق بین اور بون بعید ظاہر ہے تو مسیحی متکلم کے ایرادات قایم نہین رہسکتین اسنے کسیقدر بی تمیزی سے خلط مبحث کیا ہے اور اصول عقاید مین ہوشیاری سے نظر اور تطبیق نہین کی -

علاوہ ازین جیسا کہ امید شفاعت کی عظمت کو بت پرستون کے باطل عقیدہ کی نقض مین اسلام نے غیر ضروری کر دیا ہے ویسا ہی اسلامی روایات مین مغفرت بعض سیئات کو ایسی وسعت دی گئی ہے کہ (جسمین کسیقدر تسامح کو بھی دخل ہے) کہ کئی اک کامون کے نسبت ایسا کہا جاتا ہے کہ وہ گناہ بخشوا تے ہین - مگر ظاہر ہے کہ وہ ان امور کو منجی مستقل نہین جانتے اور شفاعت کیسی ہو اور کیسی ہی عظیم المرتبت اور مقرب الٰہی کیطرف سے ہو نجات مذنبین اور بخشش

گنہگاران مین اک مستقل اور مطلق نجات دینے والی نہین
تسلیم کی جاتی - اور ایسا عقیدہ کہ نجات گنہگاران بغیر
شفاعت شافع معرض امکان مین نہین اور آیندہ نجات
بغیر شفاعت نہین اسلام کے اصول قایمہ اور عقاید قطعیہ
مین داخل نہین ہے - البتہ امام کے وہ مصائب شدیدہ
اور سخت اذیتین جو جو کہ کربلا مین اٹھائین اور حق پر مصر
رہے اون کا معاوضہ بیشک خدا کی عدالت اور
انصاف کے دن پر ہے مگر چونکہ باتفاق امامیہ ائمہ
معصوم ہین تو ان شدایدکے عوض مین اگر سفارش
امام پر مومنین کے بعض سیئات معرض غفران مین
آوین تو بعید نہین جیسا کہ بعض متکلمین کے کلام سے مستفاد
ہی اب ہم اس مسئلہ کو عیسائیون کے عقیدہ پر ایسا
بعید از عقل پاتے ہین کہ ظاہر نظر مین بھی اسکا عقیدہ
بی اصل اور کلام ربانی اور وحی یزدانی کے خلاف پایا
جاتا ہی - اس عقیدہ مین عیسائیون نے افراط بھی از حد
کی ہے اور تفریط بھی - مقتضای عدالت کے بیا نہین
تو اسقدر سختی کرتے ہین کہ کیسا ہی گناہ ہو خدا اسکو
بے سزا نہین چھوڑتا حالانکہ عہد عتیق و جدید کے کتابون
مین بہت سے باتین موجب مغفرت سیئات اور باعث
آمرزش مسامی لکھی ہین مثلاً اعمال ۲/۲۱ ہر اک جو
خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا رومیہ ۱۰/۱۳ یوئیل
۲/۳۲ اور محبت تمہارے گناہون کو ڈھانپ دیتی ہی
امثال ۱۰/۱۲ ۱ پطرس ۴/۸ اور مقتضای رحمت

۶

اُسے قرار دیتے ہین کہ خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا دنیا کو دیا کہ
سبکے بدلی وہ کفارہ ہے - حالانکہ ایسے کفارہ کی جزا اور اس عقیدہ
کی تعلیم سابق کی وحی و تنزیل اور ربانی کلام اور انبیا کے رویا
والہام مین نہین پس اگر منحصر علیہ نجات یہی عقیدہ ہی تو ضرور
تہا کہ ابتداء آفرینش سے تمامی انبیاء سابقین اور امم ماضیہ
کو اسی عقیدہ عظیمہ کی تعلیم کی جاتی ہتی بلکہ اسکے خلاف
نہین توبہ اور ایمان اور عمل نیک پر مغفرت کا وعدہ کیا ہی
چنانچہ دوم اخبار الایام ۷/۱۴ صحیفہ یرمیا ۳۶/۳ حزقیل
۱۸/۱۱ یونس ۳/۱۰ زبور ۳۲/۵ بغور ملاحظہ کیجئے -
حضرت عیسے کا شہید ہونا اور عیسائیون کے اصول
عقاید کے موافق کفارہ بنایا جانا محض اک اعتقاد ہی
اعتقاد ہے جسکے ثبوت پر نہ عقلی دلیل ہے نہ وحی کی خبر اور
نہ واقعات کی تصدیق کیونکہ اس اصول موضوعہ کے موافق
اک انسان اور لوگون کا کفارہ نہین ہو سکتا اس وجہ سے
عیسے کی ایک ماہیت جس سے جزو انسانیت مراد ہے
بیکار ہو گئی - کیونکہ انسانیت کی حیثیت سے وہ کفارہ
ہونیکے لایق نہین بلکہ سائر ناس کے مانند وہ بھی اک انسان
تھے اور دوسرا جز تو لاہوتی جسکے حیثیت سے وہ خدا ہی
ہے شہادت اور کفارہ ہونا صادق نہین آتا - کیونکہ
قطع نظر دلالت عقلی کے خدا پر آلام کی مصیبت نہین پڑ
سکتی اور اسے کوئی مار نہین سکتا - مسیحیون کے مسلک مین
بھی یہ درست نہین کہ عیسی نے الوہیت کی حیثیت سے
شہادت پائی - کیونکہ کفارے مین شرط ہی کہ فدیہ غیر خدا

پس دونون صورت مین عیسٰی کی مصلوبیت بیکار ہوگئی۔
پس اب ہم پوچھتے ہین کہ عیسٰی کا فدیہ اور کفارہ ہونا انسانیت
کی حیثیت سے ہوا یا کہ الوہیت کی حیثیت سے۔ اگر وہ
صرف اک انسان ہوکے فدیہ ہوے تو یہ کفارہ نامقبول
ہے۔ کیا خدا تمام جہان کے لوگون کے بدلے مین اک
انسان کو کفارہ مین قبول کریگا۔ نہین ہرگز نہین اور
اگر خدا کی حیثیت سے مارے گئے تو یہہ بات قطع نظر اس
سے کہ اک مضحکہ مسیحی اصول پر ہی صحیح نہین۔ افسوس کہ
شہادت عیسوی کی کچھ قدر نہوئی۔ اور یہ جان عزیز مفت اور
رایگان گئی۔ بلکہ ایک اور بڑا نقص یہ ہوا کہ مصلوبیت کا
لازمہ یعنی ملعونیت انکی دشمنون کا عاید حال ہوا کیونکہ
لکھا ہے کہ جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ خدا کا ملعون ہی۔
استثنا ۲۱/۲۳۔ چنانچہ موسیٰ نے بھی صاف صاف
اسکو لکھدیا کہ مسیح ملعون ہی۔ غلاتیہ ۳/۱۳ اب مسیح کی
نسبت الہام کے طور پر یعنی انبیاء سابقین کی خبر کے رو سے
شہادت و ثابت ہونیکا بیان سنیئے کہ جیسے کہ اس زمانے
مین یہودی اپنی کتابون کے موافق مسیح کے آمد کے
منتظر تھے۔ پس وہی لوگ انہین کتابون کے موافق
یہ بھی اعتقاد رکھتے تھے کہ مسیح ہمیشہ رہیگا۔ یعنی مارا نہین
جائیگا۔ دیکھئے اشعیا ۹/۷ و دانیال ۷/۱۴ اور یوحنا ۱۲/۳۴
درس ۲/۳۰۔ واقعات کی رو سے عیسٰی کی شہادت اور
جی اٹھنا یہ دونون امر تاریخانہ ثبوت ہین قطع نظر یقین
کے درجے تک نہین ہین۔ نہایت ہی قدیم مسیحیون کے

کئی ایک فرقے مثلاً باسیلیدیان ابتدائی شاگرد ون
عیسوی ہین عیسٰی کی مصلوبیت کو منکرین لکھتے ہین کہ شمعون
قرنیان حقیقت مین مصلوب ہوا۔ اور سرنتھیان اور
کارپوکرتیان کا بھی یہی مقولہ تھا۔ اور برناس
مقدس کی انجیل اور کتاب سفرنامہ حواریان مین کہ خود عیسٰی
نے ذکر کیا ہی مضمون ہے کہ مسیح مصلوب نہین ہوئے
اور جی اٹھنا یہ تو محض اک وہم و خیال ہے۔ جسپر کسیطرح کا
ثبوت پایا نہین جاتا اور اسکا اصل ماخذ صرف ایک ضعیف
العقل اور روسوای عورت مگدالین کا قول ہے۔ جسپر کئی
جہات مسلط ہے مرقس ۱۶/۹ تعجب ہے کہ حضرت عیسٰی اگر جی
اٹھتے تو اپنے دشمنون پر کیون نہین ظاہر ہوے
اور کیا وجہ ہے کہ ان یہودیون سے اپنا وعدہ پورا
نہ کیا جن سے بروقت طلب معجزہ یہ کہا تھا کہ انکو یونس
نبی کا نشان دکھلایا جائیگا اور اس سے مراد یہ لی گئی کہ
اپنے جی اٹھنے کا ذکر کیا۔ انتہے +

راقم

تتمۂ جواب شمس الاخبار نمبر ۵

شمس الاخبار بہر صورت محمد صاحب نے انجیل شریف سے
واقفیت حاصل کرکے یہان پر اپنی مراد و فایدے کے لئے
درج کیا منشور محمدی پہلے تین بات لکھے تھے ایک یہ کہ
کچھ کچھ واقفیت کلام الٰہی سے رکھتے تھے دوسرا یہہ کہ ہم
نہین کہہ سکتے کہ انھون نے پیلن پڑھی ہوگی تیسرا یہہ کہ تمام
شامی اور رومی عیسائیون سے محبت رکھتے تھے ہمیشہ انجیل

کی باتین سنتے تہی پھر یہان مطلق تمہید تیرہ سے واقفیت
حاصل کیے کرکے لکہے راست بازون کے مقدمے اسطرح کے
نہین ہوا کرتے ہین اسکے سوای اپنے مراد و فایدے کے لئے
درج کیا کرکے جو لکہے سو وہ مراد و فائدے کا کچہہ بیان
نکلے اسکا بیان ہوجاتا تہا تو جواب بہی ہوجاتا تہا ؛

شمس الاخبار پس مولانا صاحب کو خدا کے کلام
پر لحاظ کرنا چاہیئے تہا نہ کہ محاورۂ اہل عرب پر اس لئے
یہہ اعتراض بیجا ہے **منشور محمدی** عماد الدین صاحب
کی وادی کچہہ اور تہی اور غلام محی الدین خان کی وادی
کچہہ اور دونون کفر کے وادیان ہین یہہ رد اور جواب
نہین کہلاتا جواب تب تہا کہ پیر ارتداد سے باز آکر کفر
کا نام نہ لیتے دونون صاحبان کفر کے طرفدار ہین
نہ حقدار **شمس الاخبار** جواب لفظ عیسائی کی بعد ظہور
ہمارے نبی خداوند عیسی مسیح کے اسکے پیرون کی نسبت مستعمل
ہوی **منشور محمدی** سایل کا سوال مذہب عیسائی کب سے
ایجاد ہوا کرکے ہی مجیب اسکی جواب کے مقدمے مین لفظ عیسائی
کا استعمال تسلا تے ہین یہہ زیادتی کس فایدے کے واسطے ہی
معلوم نہین سوائے حضرت عیسی نہ نجات دہندہ ہین نہ خداوند
بلکہ حضرت عیسے آخرت مین شفاعت و سفارش کا درجہ رکہتے
ولے اور دنیا مین رب العزت کے رسول پہر انکو نجات دہندہ
اور خداوند بولنا صاف شرک کی ہے پہر اگر تمہارا ارادہ
ع چو جرم دید خداوند سابق الانعام کا سا ہے تو اس مین
پہر حضرت عیسے کی الوہیت اور خدائی کا مطلب نہین نکلتا

تب سبکے ساتہہ ہوجاتے ہین **شمس الاخبار** لیکن مسیحی
مذہب کی بنیاد ازل سے پڑی **منشور محمدی** سایل
پوچہتا ہی مسیحی مذہب کب سے ایجاد ہوا یعنی دنیا مین اسکا
وجود کونسے وقت مین ہوا مجیب جواب دیتے ہین مسیحی مذہب
کی بنیاد ازل سے پڑی یہہ سوال از آسمان جواب از ریسمان
ہے یون اگر پوچہین تو ہر مذہب کی بنیاد خواہ حق ہو خواہ
باطل ازل سے پڑی ہے مذہب عیسوی کی کیا خصوصیت
نفس ازلیت کی سبب سے کچہہ اسمین فضیلت نہین آتی **شمس الاخبار**
جب سے انسان کے برگشتہ ہونیکا خیال ہوا **منشور محمدی**
یہہ بڑے بی ادبی کی بات ہے جل جلالہ خیال سے بہت دور
ہے وہ خیالی نہین ہے **شمس الاخبار** اسیوقت سے
خدا نے اپنی ازلی ارادون مین مسیح کو جہان کا نجات دہندہ
ٹہہرایا **منشور محمدی** ازل اسکو کہتے ہین جسکو شروع نہین
پہر اسیوقت سے کہنا ازل کا معنی نہین سمجہنے کی سبب سے ہی
پہر اسپر ازلی ارادون کا جمع لانا مہمل ہے ارادہ ازلی کہتے
ہین نہ ارادات ازلی جب تم کہے خدا مسیح کو جہان کا نجات
دہندہ ٹہہرایا تو اس سے معلوم ہوا خدا خدا ہی اور حضرت
عیسی اسکے رسول کیونکہ خدا شہرانیوالا ہی اور اسکا رسول
ٹہہرایا پس حضرت عیسی کو خدا بولنا جہوٹہہ ہوا وہ جو کچہہ
نجات دہندہ یہہ شرک کی بات ہی نجات دہندہ خدا ہے
اور اسکا رسول شفاعت کنندہ کہان نجات کہان شفاعت
اسکے سوائے نجات دہندہ ایک ہوتا ہے نہ دو شاید کہین
دنیا کی اور مخلوقات کی باتین خدا پر زیبا لو یہہ تشبیہ اور

الحاد ہو جاویگا دیکھو ہم جو خداوند کا لفظ بمعنی آلہ خدا کو
واسطے نامزد کئے سو تم ہی اسکو لکھے ہو کہ خداوند اپنی انتظام
کے شروع مین مجھے رکھتا تھا پس یہہ خداوند کہے سو کون
ہے مجھے رکھتا تھا لکھے سو کون القصہ پیدایش سے پیشتر
مقرر ہونا جدی بات ہی مذہب عیسائی کب سے ایجاد ہوا
پوچھنا اور بات ہی تمہارا لکھا سوال کا جواب نہین ہوا
حوصلہ ہی شرط ہر ایک امر مین نہ عیب ہی کرنے کو ہنر چاہئے
شمس الاخبار کہ مبنی عالم یعنی خداوند عیسی مسیح کا وجود
ازل سے منشور محمدی بار بار کلمات شرک بھرے ہوئے
لکھتے ہو اس سے باز آؤ خصوص ایک ایسے رسول جن سے
احیاء اموات وغیرہ کے معجزات ہوے ان کے حق مین خداوند
کا لفظ کہدینا جلد نادان لوگ خدا سمجھکر خراب اور مشرک
ہو جانیکا سبب ہو دیگا آپ خراب ہو خراب بن کو بھی خراب کی
مثل بولی جاویگی وہ جو کہے مسیح کا وجود ازل سے ہی مین
کہتا ہون وجود مین اور نحوٌ من التقرر والثبوت
یعنی ایک طور کے ثابتی اور ٹھہراؤ مین بڑا فرق ہے ہر چیز
کے لئے کیا حضرت عیسی کیا حضرت خاتم سبکے واسطے ان کے
وجود کے آگے ایک طور کا ثبوت ازل مین تھا پھر اسکے بعد
وجود یعنی انکی ہستی ہوی پھر وجود ازل سے ہی بولنا غلط
محض ہے شمس الاخبار خدا کے فرزندون کی آزادی
مین میراث پائے منشور محمدی خدا کے فرزندان
بولنے مین ایک طور کی سو ہا بھی پائی جاتی ہے بلکہ الخلق
کلهم عیال الله کہا جاے کیونکہ اسکا معنی یہہ ہے کہ خلق

سب کے سب اللہ کے رحم کے و کرم مین ہین سو تم بھی ای
کے بندو پر رحم و کرم کیا کرو شمس الاخبار اسیوجہ سے
جتنے انبیا بنی اسرائیل ہو گئے سب حضرت آدم کے زمانے
سے لیکر آنحضرت کی آمد کے وقت تک مسیح کی برابر انتظاری
کرتے رہے منشور محمدی بڑا سبب انتظار کا یہہ تہا کہ
مسیح علیہ السلام سرور عالم خاتم انبیا کے مبشر یعنی آپکے
تشریف لانیکی بشارت دینیوالے ہتے شمس الاخبار
اور قربانی کے وسیلے سے اس شفیع موعود پر ایمان لاکے خوش
اور شاد ہوئے منشور محمدی اس فقرے سے بھی حضرت
عیسی کا خدا ہونا باطل ہو گیا کیونکہ شفیع علیحدہ ہی اور مشفوع
عنده علیحدہ کیونکہ شفیع کا معنی سفارش کرنیوالا ہی اور
مشفوع عنده کا معنی جسکے نزدیک شفیع جاکر سفارش کرتا
ہے وہ خدا ہے پھر حضرت عیسے شفیع ہین نہ مشفوع عنده
اسکے سوای تم ہی موعود کر کے لکھے جسکا معنی وعدہ کیا
گیا ہے پس خدا وعدہ کرنیوالا ہوا اور حضرت عیسے وعدہ
کئے گئے پھر خدا کہان سے ہوئے شمس الاخبار
چنانچہ خداوند مسیح نے خود فرمایا کہ تمہارے باپ ابرہام نے
میرے دن دیکھے اور خوش ہوا منشور محمدی کیونکہ
مین فارقلیط اور شبلوک کے آنیکی بشارت دینیوالا تہا اور نہ
مین بھی انبیا سابق کے سر کیلا ایک رسول اولوالعزم تہا پر خاتم
نہ تہا شمس الاخبار سوال تثلیث پر دلیل عقلی و نقلی
کیا ہے منشور محمدی تثلیث پر نہ دلیل عقلی ہے نہ نقلی
بلکہ توحید پر یعنی جل جلالہ کے وحدہ لاشریک ہونے پر بھی